جدید اشاعت

خزائن القرآن

قرآن کریم کے علوم و معارف کا مجموعہ



از افادات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

خزائنُ القرآن

قرآن کریم کے علوم و معارف کا مجموعہ

شیخُ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت وارشاد

حکیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

ضروری تفصیل

نام کتاب : خزائن القرآن (حضرت والا کی تالیفات اور مواعظ سے آیاتِ قرآنیہ کی الہامی تشریحات کا مجموعہ)
نام مؤلف : شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جامع ومرتب : جناب عامر نذیر صاحب دامت برکاتہم
اشاعتِ اوّل : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ
اشاعتِ ثانی : جمادی الثانیہ ۱۴۳۲ھ
اشاعتِ ثالث : ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ جنوری ۲۰۱۷ء بروز بدھ
زیرِ اہتمام : شعبۂ نشرواشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس:11182/رابطہ:92.21.34972080+ اور 92.316.7771051
ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین ومحبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشرواشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہوکر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہوسکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشرواشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

ادا کریں گے اور یہ مصرعہ پڑھیں گے۔

کاگا سے ہنس کیو اور کرت نہ لاگی بار

ہم تو کوّا تھے، گو کھاتے تھے۔ اے میرے شیخ! آپ نے کاگا سے مجھے ہنس چڑیا بنادیا کہ اب ذکر اللہ کے موتی چگتے ہیں اور تمام گندے کاموں سے اللہ نے نجات عطا فرمادی۔

صراطِ مستقیم کے لیے مغضوب علیہم سے دوری بھی ضروری ہے

میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنوں کا ذکر بھی نازل کیا اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ جن پر ہم نے انعام نازل کیا، یہ ہمارے اپنے ہیں لیکن غیروں کا بھی تذکرہ کر دیا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ جن پر ہم نے غضب نازل کیا، جو گمراہ لوگ ہیں خبردار ان کو غیر سمجھنا اور ان کے اعمال کو بھی غیر سمجھنا، معذب قوموں کے اعمال سے احتیاط رکھنا۔ یہ نہیں کہ اب تم کو وہ قومِ لوط ملے گی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اب کہاں ہے لیکن جو ان کے اعمال کرتے ہیں گویا کہ وہ قوم لوط کی معذب قوم سے رابطہ رکھتے ہیں۔ اسی لیے محدثین نے لکھا ہے، علماء فرماتے ہیں کہ جس قوم معذب میں جو خصلت تھی آج جو شخص اس فعل کو کرے گا، معذب قوموں کے فعل کو اختیار کرے گا یعنی گناہ کرے گا تو اس کا حشر ان ہی کے ساتھ ہو گا اگر توبہ نہ کی اِنۡ لَّمۡ یَتُبۡ۔ اس لیے دوستو! غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ سے مراد ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب نازل کیا۔

لہٰذا جو گمراہ لوگ ہیں ان سے بھی بچو اور ان کے اعمال سے بھی بچو، یہ نہیں کہ وہ ہم سے دور رہیں اور ہم عمل ان کا کرتے رہیں۔ جس فعل پر اللہ کا غضب نازل ہے، جس فعل سے اللہ ناراض ہے اس سے بھی احتیاط کرو کہ وہ معذب قوموں کا ورثہ ہے۔ ہر گناہ کسی نہ کسی معذب قوم کی وراثت اور ترکہ ہے۔

اب میں منعم علیہم کی تفسیر اور شرح کرنا چاہتا ہوں اور خصوصاً صدیقین کی شرح۔

نبی کی تعریف

مِنَ النَّبِیّٖنَ جن کو ہم نے نبوت سے نوازا یعنی جن انسانوں پر فرشتہ اللہ کی طرف سے وحی لے کر آتا تھا مگر نبوت کا دروازہ اب بند ہو چکا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پیغمبری اختیاری چیز نہیں ہے لیکن راہِ پیغمبری پر چلنا

اختیاری چیز ہے۔ شیطان و نفس کے کہنے پر ڈسٹمپری کا راستہ اختیار نہ کیجیے، راہِ پیغمبر پر چلیے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے، صورتیں بدلنے والی ہیں۔ بس چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔ اس چاند سے تعلق کرو جہاں اندھیرا نہیں ہوتا، اس سورج سے تعلق رکھو جو غروب نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت کے چاند سورج ہیں۔ جس شخص کو حق تعالیٰ نے اپنی نسبت دے دی وہ خالق آفتاب سے وابستہ ہے، وہاں سورج غروب نہیں ہوتا، وہاں کبھی اندھیرا نہیں ہوتا اسی لیے اللہ والے ہر وقت مست رہتے ہیں۔ اپنے اللہ کے قرب کے آفتاب سے ہر وقت روشن رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی روشن کر دیتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی زمین پیش کریں۔ کاشت کے لیے زمین بھی تو دیں یعنی نفس کو اصلاح کے لیے کسی اللہ والے کے حوالے کر دیں۔

شہید کی تعریف

تو نَبِیّٖنَ کا مطلب آپ نے سمجھ لیا اب شُھَدَاۗء کے معنیٰ بھی سمجھ لیجیے، شہداء وہ لوگ ہیں جن کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر ایسا یقین آیا کہ اللہ کی راہ میں جان دے کر اللہ تعالیٰ کے وجود اور وحدانیت کی گواہی دے گئے۔ اُحد کے دامن میں ستر صحابہ ایک ہی دن میں شہید ہوگئے اور ہر جنازہ بزبانِ حال یہ شعر پڑھ رہا تھا، زبانِ قال سے نہیں، زبانِ حال سے گویا یہ کہہ رہا تھا ؎

اُن کے کوچہ سے لے چل جنازہ مرا
جان دی میں نے جن کی خوشی کے لیے

یہ شہداء کا طبقہ اسی لیے ہے۔ آج شہادت کا راز بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں خود فرمایا کہ یہ سمندر اور ایسے سات سمندر اگر روشنائی بن جائیں اور سارے عالم کے درخت قلم بن جائیں تو میری عظمتوں کو نہیں لکھ سکتے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے شہیدوں کے خونِ شہادت سے اپنی عظمتوں کی تاریخ لکھوائی ہے اور جنگِ اُحد میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ خبردار! دل چھوٹا مت کرنا، یہ ہم نے شہادت کا کوٹہ پورا کیا ہے ورنہ کافر اعتراض کرتے کہ مُنْعَمْ عَلَیْہِمْ میں شہداء کا وہ طبقہ کہاں ہے جس کا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے۔ اگر ہم نہ چاہتے تو ایک بھی شہید نہیں ہو سکتا تھا لیکن وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُھَدَاۗءَ یہ شکست جو ہوئی اگر یہ نہ ہوتی تو ہم تم کو شہادت کا درجہ کیسے دیتے؟ تم کو مرتبۂ شہادت پر فائز کرنے کے لیے یہ سب انتظام ہوا ہے۔ اس راز کو بھی اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمادیا۔